انہوں نے آپ سے مکاتبت کی اور آپ اپنی کتابت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے مدد مانگنے آئیں تو آپ نے فرمایا یا اس سے بہتر بات حضرت جویریہؓ نے کہا' وہ کیا یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ نے فرمایا: میں تجھے خریدوں گا اور آزاد کردوں گا اور تجھ سے نکاح کروں گا۔ پس آپ نے انہیں آزاد کردیا تو لوگوں نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ کے رشتہ دار ہوگئے ہیں پس ان کے قبضے میں بنی مصطلق کے ایک سو گھرانوں کے جو قیدی تھے انہوں نے ان کو آزاد کردیا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا' میں کسی عورت کو نہیں جانتی جو اپنے اہل کے لیے اس سے بڑھ کر بابرکت ہو' آپ کا نام برہ تھا' رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام جویریہ رکھا' آپ شیریں کلام عورت تھیں' ابن جوزی وغیرہ کے بیان کے مطابق آپ نے اس سال یعنی ۵۰ھ میں پینسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور واقدی نے آپ کی وفات ۵۶ھ میں بیان کی ہے۔ رضی اللہ عنہا وارضاھا۔ واللہ اعلم

۵۱ھ

اس سال حجر بن عدی بن جبل بن عدی بن ربیعہ بن معاویۃ الاکبر بن الحارث بن معاویہ بن ثور بن بزیغ بن کندی الکوفی قتل ہوئے جنہیں حجر الخیر بھی کہا جاتا ہے اور حجر بن الادبر بھی کہا جاتا ہے اس لیے کہ ان کے باپ کو پشت پر نیزہ مارا گیا تو اس کا نام ادبر پڑ گیا جو کندہ میں سے اہل کوفہ کے رؤسا میں سے تھا' ابن عساکر نے بیان کیا ہے کہ حجر حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے حضرت علیؓ' حضرت عمارؓ' حضرت شراجیل بن مرۃ ؓ اور انہیں شرجیل بن مرۃ بھی کہا جاتا ہے کہ سنا اور آپ سے آپ کے غلام ابولیلیٰ' عبدالرحمٰن بن عباس اور ابوالبختری الطائی نے روایت کی ہے اور آپ نے اس فوج میں جس نے عذراء کو فتح کیا شام سے جنگ کی اور صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ امیر بن کر شامل ہوئے اور بعض کا قول ہے کہ عذراء میں شامل ہوئے جو دمشق کی ایک بستی ہے اور آپ کی قبر کی مسجد وہاں مشہور ومعروف ہے پھر ابن عساکر نے اپنے اسانید کے ساتھ حضرت علیؓ وغیرہ سے حجر کی روایت کی اچھی باتوں کو بیان کیا ہے اور محمد بن سعد نے صحابہؓ کے چوتھے طبقہ میں آپ کا ذکر کیا ہے نیز آپ کے ایلچی بن کر آنے کا ذکر کیا ہے پھر آپ کا اہل کوفہ کے تابعین کے اوّل طبقہ میں ذکر کیا ہے' محمد بن سعد نے آپ کو ثقہ معروف بیان کیا ہے اور آپ نے حضرت علیؓ کے سوا کسی سے کچھ روایت نہیں کیا' ابن عساکر نے بیان کیا ہے کہ آپ نے حضرت عمارؓ اور شراجیل بن مرۃ سے بھی روایت کی ہے اور ابواحمد العسکری نے بیان کیا ہے کہ اکثر محدثین آپ کی صحبت کو صحیح قرار نہیں دیتے' آپ نے قادسیہ کے معرکہ میں شمولیت کی اور عذراء کے برج کو فتح کیا اور جمل وصفین میں ساتھ ہوئے اور حضرت علیؓ کے ساتھ حجر الخیر بھی تھے اور وہ یہی حجر بن عدی تھے۔

اور حجر الشرف' حجر ابن یزید بن سلمہ بن مرۃ ہیں۔ اور المرزبانی نے بیان کیا ہے کہ روایت ہے کہ حجر بن عدی اپنے بھائی ہانی بن عدی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور یہ شخص عابد زاہد اپنی ماں سے حسن سلوک کرنے والا تھا اور بہت نمازیں پڑھنے والا اور روزے رکھنے والا تھا اور ابومخشر نے بیان کیا ہے کہ آپ جب بھی بے وضو ہوئے آپ نے وضو کیا اور جب وضو کیا تو دو رکعت نماز پڑھی' یہ بات کئی لوگوں نے بیان کی ہے اور امام احمدؒ نے بیان کیا ہے کہ لیلیٰ بن عبید نے ہم سے بیان کیا کہ اعمش نے بحوالہ ابواسحٰق مجھ سے بیان کیا کہ حضرت سلمانؓ نے حجر سے کہا' اے حجر کی ماں کے بیٹے اگر تیرے اعضا قطع ہو جائیں تو بھی تو ایمان کو نہ پہنچے اور حضرت مغیرہ بن شعبہؓ جب کوفہ کے امیر تھے تو آپ اپنے خطبہ میں حضرت عثمانؓ اور آپ کے پیروکاروں کی مدح کرنے کے

کو اس سے ناراضی پیدا ہوئی' آپس میں صلاح ومشورہ کر کے زیاد کے پاس پہنچے اور اس سے کہا کہ بڑے غضب کی بات ہے کہ تو یہ فعل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سردار طے کے ساتھ کرتا ہے؟ زیاد نے عوام کی ناراضی کے پیش نظر یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ اچھا میں عدی کو چھوڑے دیتا ہوں لیکن اس شرط پر کہ یہ اپنے چچازاد بھائی کو کوفہ سے نکال دے۔ چنانچہ عدی قید سے آزاد کر دیئے گئے اور اپنے بھائی عبداللہ کو جبال طے کی طرف چلے جانے کی رائے دی۔ پس عبداللہ تازمانہ انتقال وہیں مقیم رہے۔ پھر حجر کے ہمراہیوں میں سے کریم بن عفیف خثعمی پیش کئے گئے۔

حجر بن عدی کا مقدمہ: قصہ مختصر جب زیاد نے رفتہ رفتہ حجر کے ہمراہیوں میں سے بارہ آدمیوں کو قید کر لیا۔ تو سرداران ارباع عمرو بن حریث (یہ ربع مدینہ پر تھے) خالد بن عرفطہ (یہ ربع تمیم وہمدان پر تھے) قیس بن الولید (یہ ربع ربیعہ وکندہ پر تھے) ابوبردہ بن ابی موسیٰ (یہ ربع مذحج واسد پر تھے) کو بلایا اور ہمراہیان حجر وحجر کا مقدمہ پیش کیا۔ ان لوگوں نے شہادت دی کہ حجر نے لشکر جمع کیا اور امیر المؤمنین معاویہؓ کو گالیاں دیں۔ لوگوں کو ان کے خلاف جنگ کرنے پر ابھارا اور یہ زعم کیا کہ خلافت آل ابی طالب میں ہونا چاہئے۔ نیز شہر میں بلوہ کر کے امیر المؤمنین کے گورنر کو نکال دیا اور حضرت علیؓ بن ابی طالب کی ہواخواہی اور محبت ظاہر کرتے ہوئے ان کے مخالفین سے تبرا کیا اور یہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں اس کے لشکر کے سردار اور مشیر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ زیاد نے ان شہادتوں کے لینے کے بعد اور شہادتیں طلب کیں' چنانچہ اسحٰق وموسیٰ پسران طلحہ بن عبیداللہ' منذر بن الزبیر' عمارح بن عقبہ بن ابی معیط' عمر بن سعد بن ابی وقاص وغیرہ نے شہادتیں دیں۔ ان ہی شاہدوں میں شریح بن الحرث وشریح ابن ہانی کے نام بھی تھے۔ زیاد نے ایک عرضداشت میں ان گواہوں کے نام لکھے اور وائل بن حجر الحضرمی وکثیر بن شہاب کو بلا کر حجر اور اس کے ہمراہیوں کو مع عرضداشت کے امیر معاویہؓ کی خدمت میں لے جانے کے لئے سپرد کیا۔ حجر بن عدی کے ہمراہیوں کے نام یہ تھے: (ارقم بن عبداللہ کندی' شریک بن شداد حضرمی' صیفی بن فضیل شیبانی' قبیصہ بن ضبیعہ عبسی' کریم بن عفیف خثعمی' عاصم بن عوف البجلی' ورقا بن سمع البجلی' کرام بن حبان العنزی' عبدالرحمٰن بن حسان العنزی' محرز بن شہاب تمیمی اور عبداللہ بن حوتیہ السعدی)۔

شریح بن ہانی کی گواہی: پھر زیاد نے ان گیارہ آدمیوں کے بعد سعد بن بکر سے عتبہ بن الاخنس اور سعد بن غوات ہمدانی کو گرفتار کرا کے امیر معاویہؓ کے پاس روانہ کیا' تھوڑی مسافت طے کی ہوگی کہ شریح بن ہانی آپہنچے اور ایک بند لفافے میں امیر معاویہؓ کے نام کا ایک وائل بن حجر کو دے کر واپس آئے' جس وقت یہ لوگ مرج عذرا (قریب دمشق) پہنچے' وائل وکثیر نے آگے بڑھ کر امیر معاویہؓ سے ملاقات کی' واقعات بتلائے اور شریح کا خط دیا' امیر معاویہؓ نے کھولا' لکھا ہوا تھا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ زیاد نے میری شہادت حجر کے مقدمے میں لکھ دی ہے' میں گواہی دیتا ہوں کہ حجر ان لوگوں میں سے ہے جو نماز پڑھتے ہیں' زکوٰۃ دیتے ہیں' عمرہ وحج ہمیشہ کرتے ہیں' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور خون حرام ومال حرام سے احتراز کرتے ہیں۔ پس اگر آپ چاہیں تو ان کو قتل کر ڈالیں اور اگر مناسب سمجھیں تو رہا کر دیں۔ امیر معاویہؓ نے خط پڑھ کر وائل سے خطاب کر کے فرمایا ''میں یہ کیا دیکھتا ہوں اس نے (یعنی شریح بن ہانی) نے اپنے کو شہادت سے علیحدہ کیا ہے؟'' وائل نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ امیر معاویہؓ نے ان لوگوں کو مرج عذراء میں قید کر دیا۔ اس عرصہ میں عتبہ بن الاخنس وسعد بن غوات بھی پابہ زنجیر آپہنچے۔ عامر بن الاسود البجلی نے امیر معاویہؓ کو اس سے مطلع کیا' یزید بن اسد البجلی نے عاصم ورقاء (اپنے عم زادوں) کی سفارش کی اور اس سے پیشتر جریر بن عبداللہ البجلی نے ان دونوں آدمیوں کی جرأت وبے جرمی کا لکھ بھیجا تھا۔ چنانچہ امیر معاویہؓ نے عاصم ورقاء کو رہا کر دیا اور وائل بن حجر نے ارقم کو اور ابوالاعور السلمی نے عتبہ بن الاخنس کو اور حصین بن

کو اس سے ناراضی پیدا ہوئی' آپس میں صلاح ومشورہ کر کے زیاد کے پاس پہنچے اور اس سے کہا کہ بڑے غضب کی بات ہے کہ تو یہ فعل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سردار طے کے ساتھ کرتا ہے؟ زیاد نے عوام کی ناراضی کے پیش نظر یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ اچھا میں عدی کو چھوڑے دیتا ہوں لیکن اس شرط پر کہ یہ اپنے چچازاد بھائی کو کوفہ سے نکال دے۔ چنانچہ عدی قید سے آزاد کر دیئے گئے [illegible] کر دیا۔ پس عبداللہ تا زمانہ انتقال وہیں مقیم رہے۔ پھر حجر کے ہمراہیوں میں سے کریم بن عفیف خثعمی پیش کئے گئے۔

حجر بن عدی کا مقدمہ: قصہ مختصر جب زیاد نے رفتہ رفتہ حجر کے ہمراہیوں میں سے بارہ آدمیوں کو قید کر لیا۔ تو سرداران ارباع عمرو بن حریث (یہ ربع مدینہ پر تھے) خالد بن عرفطہ (یہ ربع تہیم وہمدان پر تھے) قیس بن الولید (یہ ربع ربیعہ وکندہ پر تھے) ابوبردہ بن ابی موسیٰ (یہ ربع مذحج واسد پر تھے) کو بلایا اور ہمراہیان حجر وحجر کا مقدمہ پیش کیا۔ ان لوگوں نے شہادت دی کہ حجر نے لشکر جمع کیا اور امیر المؤمنین معاویہؓ کو گالیاں دیں۔ لوگوں کو ان کے خلاف جنگ کرنے پر ابھارا اور یہ زعم کیا کہ خلاف آل ابی طالب میں ہونا چاہئے۔ نیز شہر میں بلوہ کر کے امیر المؤمنین کے گورنر کو نکال دیا اور حضرت علیؓ بن ابی طالب کی ہواخواہی اور محبت ظاہر کرتے ہوئے ان کے مخالفین سے تبرا کیا اور یہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں اس کے لشکر کے سردار اور مشیر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ زیاد نے ان شہادتوں کے لینے کے بعد اور شہادتیں طلب کیں' چنانچہ اسحٰق وموسیٰ پسران طلحہ بن عبیداللہ' منذر بن الزبیر' عمارح بن عقبہ بن ابی معیط' عمر بن سعد بن ابی وقاص وغیرہ نے شہادتیں دیں۔ ان ہی شاہدوں میں شریح بن الحرث وشریح ابن ہانی کے نام بھی تھے۔ زیاد نے ایک عرضداشت میں ان گواہوں کے نام لکھے اور وائل بن حجر الحضرمی وکثیر بن شہاب کو بلا کر حجر اور اس کے ہمراہیوں کو مع عرضداشت کے امیر معاویہؓ کی خدمت میں لے جانے کے لئے سپرد کیا۔ حجر بن عدی کے ہمراہیوں کے نام یہ تھے: (ارقم بن عبداللہ کندی' شریک بن شداد حضرمی' صیفی بن فضیل شیبانی' قبیصہ بن ضبیعہ عبسی' کریم بن عفیف خثعمی' عاصم بن عوف البجلی' ورقا بن سمع البجلی' کرام بن حبان العنزی' عبدالرحمٰن بن حسان العنزی' محرز بن شہاب تمیمی اور عبداللہ بن حوتیہ السعدی)۔

شریح بن ہانی کی گواہی: پھر زیاد نے ان گیارہ آدمیوں کے بعد سعد بن بکر سے عتبہ بن الاخنس اور سعد بن غوات ہمدانی کو گرفتار کرا کے امیر معاویہؓ کے پاس روانہ کیا' تھوڑی مسافت طے کی ہوگی کہ شریح بن ہانی آ پہنچے اور ایک بند لفافے میں امیر معاویہؓ کے نام کا ایک وائل بن حجر کو دے کر واپس آئے' جس وقت یہ لوگ مرج عذرا (قریب دمشق) پہنچے' وائل وکثیر نے آگے بڑھ کر امیر معاویہؓ سے ملاقات کی' واقعات بتلائے اور شریح کا خط دیا' امیر معاویہؓ نے کھولا' لکھا ہوا تھا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ زیاد نے میری شہادت حجر کے مقدمے میں لکھ دی ہے' میں گواہی دیتا ہوں کہ حجر ان لوگوں میں سے ہے جو نماز پڑھتے ہیں' زکوٰۃ دیتے ہیں' عمرہ وحج ہمیشہ کرتے ہیں' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور خون حرام ومال حرام سے احتراز کرتے ہیں۔ پس اگر آپ چاہیں تو ان کو قتل کر ڈالیں اور اگر مناسب سمجھیں تو رہا کر دیں۔ امیر معاویہؓ نے خط پڑھ کر وائل سے خطاب کر کے فرمایا ''میں یہ کیا دیکھتا ہوں اس نے (یعنی شریح بن ہانی) نے اپنے کو شہادت سے علیحدہ کیا ہے؟'' وائل نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ امیر معاویہؓ نے ان لوگوں کو مرج عذراء میں قید کر دیا۔ اس عرصہ میں عتبہ بن الاخنس وسعد بن غوات بھی پابہ زنجیر آ پہنچے۔ عامر بن الاسود البجلی نے امیر معاویہؓ کو اس سے مطلع کیا' یزید بن اسد البجلی نے عاصم ورقاء (اپنے عم زادوں) کی سفارش کی اور اس سے پیشتر جریر بن عبداللہ البجلی نے ان دونوں آدمیوں کی جرأت وبے جرمی کا لکھ بھیجا تھا۔ چنانچہ امیر معاویہؓ نے عاصم ورقاء کو رہا کر دیا اور وائل بن حجر نے ارقم کو اور ابوالاعور السلمی نے عتبہ بن الاخنس کو اور حصین بن

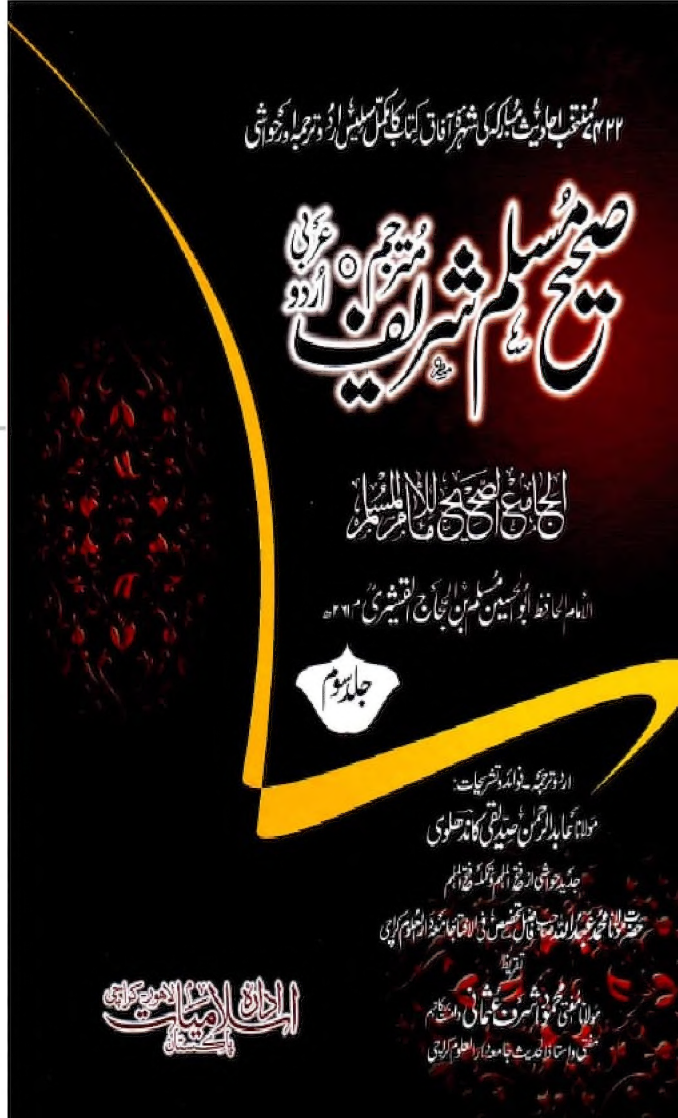

جعفر، بکیر بن عبد اللہ بن الاشج، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ابن مطیع کے پاس آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی اور اسی طرح روایت مروی ہے۔

اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى ابْنَ مُطِيعٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ *

۹۴۔ عمرو بن علی، ابن مہدی (دوسری سند) محمد بن عمرو بن جبلہ، بشر بن عمر، ہشام بن سعد، زید بن اسلم بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نافع عن ابن عمرؓ کی طرح روایت مروی ہے۔

٩٤- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ *

(۱۳) باب (۱۳) مسلمانوں کی جماعت میں تفرقہ ڈالنے والے کا حکم۔

(١٣) بَاب حُكْمِ مَنْ فَرَّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ *

۹۵۔ ابو بکر بن نافع، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، زیاد بن

٩٥- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ

بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ و قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ *

علاقہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرفجہ سے سنا کہتے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ فتنے اور فساد بہت قریب ہیں تو پھر جو شخص اس امت کے کام (اتفاق) کو بگاڑنا چاہے گا تو اسے تلوار سے مارو، چاہے کوئی بھی ہو۔

(فائدہ) یعنی اگر سمجھانے اور تنبیہ کرنے کے باوجود وہ اپنے کام سے باز نہ آئے تو اس کا خون ہدر ہو گیا، اب اتفاق امور دین کا بہ نسبت امور دنیا کے زیادہ اہم ہے اس اتفاق کو جو بھی بگاڑے۔ اس کا یہی حکم ہے۔

۹۶۔ احمد بن خراش، حبان، ابو عوانہ۔ (دوسری سند) قاسم بن زکریا، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان۔ (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، مصعب بن مقدام شعبی، اسرائیل۔ (چوتھی سند) حجاج، عارم بن الفضل، عبد اللہ بن مختار، زیادہ بن علاقہ، عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایتیں مروی ہیں، باقی ان تمام روایتوں میں "فاقتلوہ" کا لفظ ہے۔ یعنی ایسے آدمی کو مار ڈالو۔

٩٦- وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْخَثْعَمِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ح و حَدَّثَنِي حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَارِمُ ابْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُخْتَارِ وَرَحَّلَ سَمَّاهُ كُلُّهُمْ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا فَاقْتُلُوهُ *

www.KitaboSunnat.com

الاصابہ فی تمییز الصحابہ (اردو)

(صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا انسائیکلوپیڈیا)

جلد ۱

تالیف: حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم: مولانا محمد عامر شہزاد علوی

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

www.KitaboSunnat.com

۱۶۲۹ حجاج باهلی

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث نقل کی ہے جس کی سند سے پتہ چلتا ہے کہ یہ صحابی ہیں، امام احمد رحمہ اللہ نے بطریق شعبہ روایت کیا ہے میں نے حجاج بن حجاج باہلی سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج کیا تھا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ پھر ایک حدیث ذکر کی۔ اور بغوی اور باوردی وغیرہ کی روایت میں اسی سند سے بحوالہ ان کے والد مروی ہے: وہ صحابی ہیں۔ ابن السکن فرماتے ہیں: مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی کوئی روایت نہیں ملی۔

۱۶۳۰ (ز) حُجر بن حَنْظَلہ

بقول بعض دعبل کا نام ہے جن کا تذکرہ دال میں ہوگا۔

۱۶۳۱ حُجر ابن عدی [1]

بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ الاکرمین الکندی، المعروف حجر بن ادبر، حجر الخیر، ابن سعد [2] اور مصعب زبیری نے حاکم کی ان سے روایت کو ذکر کیا ہے کہ وہ اور ان کا بھائی ہانی بن عدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور حجر بن عدی جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد جنگ جمل وصفین میں شریک ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیا اور وہ آپ کے مددگاروں میں سے تھے۔ تقدیر کا نوشتہ دیکھیں جس علاقہ مرج عذراء کو انہوں نے فتح کیا تھا وہیں حجر امیر معاویہ کے حکم سے قتل ہوئے۔ اس سب کا ابن کلبی نے ذکر کیا ہے۔ اور یعقوب بن سفیان نے صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے امراء میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن السکن وغیرہ ابراہیم بن اشتر کے طرق سے بحوالہ ان کے والد روایت کرتے ہیں کہ مقام ربذہ میں وہ اور حجر بن ادبر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات کے موقع پر حاضر تھے۔ البتہ امام بخاری، ابن ابی حاتم [3] بحوالہ اپنے والد خلیفہ بن خیاط اور ابن حبان [4] نے انہیں تابعین میں ذکر کیا ہے۔ اسی طرح ابن سعد [5] نے کوفہ کے پہلے طبقہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ تو شاید یہ ان کے گمان میں دوسرے شخص ہیں یا ان سے چوک ہوگئی ہے۔

ابن قانع نے ان کے سوانح میں شعیب بن حرب کے طریق سے بحوالہ شعبہ، ابوبکر بن حفص سے انہوں نے صحابی رسول حجر بن عدی سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: "ایک گروہ ایسا ہوگا کہ شراب کا نام بدل کر اسے پیئے گا"۔ امام احمد رحمہ اللہ نے "زہد" میں اور حاکم نے مستدرک میں ابن سیرین کے طریق سے نقل کیا ہے، فرمایا: ایک دفعہ زیاد نے خطبہ لمبا کر دیا تو حجر نے اس سے کہا: نماز کا وقت نکل رہا ہے۔ لیکن اس نے خطبہ جاری رکھا۔ جس پر حجر اور ان کے ساتھ دوسرے لوگوں نے اسے کنکریاں ماریں۔ زیاد منبر سے اتر آیا اور امیر معاویہ کو لکھا آپ نے لکھا کہ اسے میری طرف بھیج دیا جائے۔ جب وہ ان کے سامنے ہوئے تو یوں گویا ہوئے: "السلام علیک امیر المومنین!" انہوں نے فرمایا: کیا میں امیر المومنین ہوں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ پھر ان کے قتل کیے جانے کا حکم دے دیا۔ تو حجر فرمانے لگے: نہ مجھ سے لوہا دور کرنا اور نہ خون دھونا، اس لئے کہ میں (قیامت میں) راستے کے درمیان معاویہ سے ملوں گا اور مقدمہ (بدرگاہ الٰہی) پیش کروں گا۔

[1] اسد الغابۃ (۱۰۹۳) الاستیعاب (۵۰۵) [2] الطبقات (۱۵۶/۶) [3] الجرح والتعدیل (۲۶۶/۳)
[4] الثقات (۱۷۶/۴) [5] الطبقات الکبریٰ (۱۵۱/۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین،متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

انہوں نے آپ سے مکاتبت کی اور آپ اپنی کتابت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے مدد مانگنے آئیں تو آپ نے فرمایا: اس سے بہتر بات حضرت جویریہؓ نے کہا: وہ کیا یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ نے فرمایا: میں تجھے خریدوں گا اور آزاد کردوں گا اور تجھ سے نکاح کروں گا۔ پس آپ نے انہیں آزاد کر دیا تو لوگوں نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ کے رشتہ دار ہو گئے ہیں پس ان کے قبضے میں بنی مصطلق کے ایک سو گھر انوں کے جو قیدی تھے انہوں نے ان کو آزاد کر دیا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میں کسی عورت کو نہیں جانتی جو اپنے اہل کے لیے اس سے بڑھ کر بابرکت ہو آپ کا نام برہ تھا رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام جویریہ رکھا آپ شیریں کلام عورت تھیں ابن جوزی وغیرہ کے بیان کے مطابق آپ نے اس سال یعنی ۵۰ھ میں پینسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور واقدی نے آپ کی وفات ۵۶ھ میں بیان کی ہے۔ رضی اللہ عنہا وارضاہ۔ واللہ اعلم

۵۱ھ

اس سال حجر بن عدی بن جبل بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ الاکبر بن الحارث بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن کندی الکلوفی قتل ہوئے جنہیں حجر الخیر بھی کہا جاتا ہے اور حجر بن الادبر بھی کہا جاتا ہے اس لیے کہ ان کے باپ کو پشت پر نیزہ مارا گیا اس کا نام ادبر پڑ گیا جو کندہ میں سے اہل کوفہ کے رؤسا میں سے تھا ابن عساکر نے بیان کیا ہے کہ حجر حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے حضرت علیؓ حضرت عمارؓ حضرت شرحبیل بن مرۃ اور انہیں شرجیل بن مرۃ بھی کہا جاتا ہے کہ سنا اور آپ سے آپ کے غلام ابولیلیٰ عبدالرحمٰن بن عباس اور ابوالبختری الطائی نے روایت کی ہے اور آپ نے اس فوج میں جس نے عذراء کو فتح کیا شام سے جنگ کی اور صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ امیر بن کر شامل ہوئے اور بعض کا قول ہے کہ عذراء میں شامل ہوئے جو دمشق کی ایک بستی ہے اور آپ کی قبر کی مسجد وہاں مشہور و معروف ہے پھر ابن عساکر نے اپنے اسانید کے ساتھ حضرت علیؓ وغیرہ سے حجر کی روایت کی اچھی باتوں کو بیان کیا ہے اور حجر بن سعد نے صحابہؓ کے جو تحت طبقہ میں آپ کا ذکر کیا ہے نیز آپ کے بیٹی بن کر آنے کا ذکر کیا ہے پھر آپ کو اہل کوفہ کے تابعین کے اوّل طبقہ میں ذکر کیا ہے حجر بن سعد نے آپ کو ثقہ معروف بیان کیا ہے اور آپ نے حضرت علیؓ کے سوا کسی سے کچھ روایت نہیں کیا ابن عساکر نے بیان کیا ہے کہ آپ نے حضرت عمارؓ اور شرحبیل بن مرۃ سے بھی روایت کی ہے اور ابواحمد العسکری نے بیان کیا ہے کہ اکثر محدثین آپ کی صحبت کو صحیح قرار نہیں دیتے آپ نے قادسیہ کے معرکہ میں شمولیت کی اور عذراء کے برج کو فتح کیا اور جمل وصفین میں شامل ہوئے اور حضرت علیؓ کے ساتھ حجر الخیر بھی تھے اور وہ یہی حجر بن عدی تھے۔

اور حجر الشرف حجر ابن یزید بن سلمہ بن مرۃ ہیں۔ اور العمر ہانی نے بیان کیا ہے کہ روایت ہے کہ حجر بن عدی اپنے بھائی ہانی بن عدی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور یہ مخلص عابد زاہد اپنی ماں سے حسن سلوک کرنے والا تھا اور بہت نمازیں پڑھنے والا اور روزے رکھنے والا تھا اور ابوعمشر نے بیان کیا ہے کہ آپ جب بھی بے وضو ہوتے آپ نے وضو کیا اور جب وضو کیا تو دو رکعت نماز پڑھی یہ بات کئی لوگوں نے بیان کی ہے اور امام احمدؒ نے بیان کیا ہے کہ علیؓ بن صبیغ نے ہم سے بیان کیا کہ اعمش نے بحوالہ ابواسحٰق مجھ سے بیان کیا کہ حضرت سلمانؓ نے حجر سے کہا: اے حجر کی ماں کے بیٹے اگر تیرے اعضا قطع ہو جائیں تو بھی تو ایمان کو نہ چھوڑے اور حضرت مغیرہ بن شعبہؓ جب کوفہ کے امیر تھے تو آپ اپنے خطبہ میں حضرت عثمانؓ اور آپ کے پیروکاروں کی مدح کرنے کے

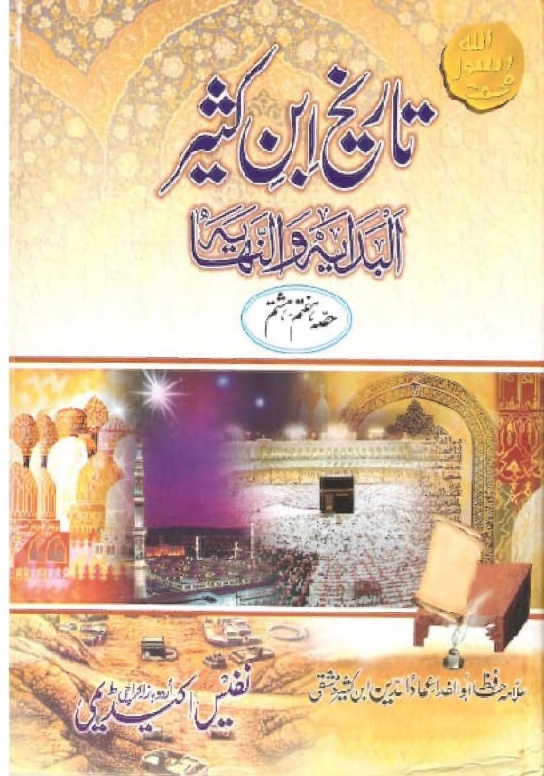

المستدرك على الصحيحين

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

مع تعليقات الإمام الذهبي في التلخيص والميزان والعراقي في أماليه والمناوي في فيض القدير وغيرهم من العلماء الأجلاء

أول طبعة مرقمة الأحاديث ومقابلة على عدة مخطوطات

دراسة وتحقيق
مصطفى عبد القادر عطا

كتاب الهجرة، كتاب المغازي والسرايا، كتاب معرفة الصحابة

الجزء الثالث

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

قد وفد إلى النبي ﷺ وشهد القادسية وشهد الجمل وصفين مع علي رضي الله عنه قتله معاوية بن أبي سفيان بمرج عذراء وكان له ابنان عبد الله وعبد الرحمن قتلها مصعب بن الزبير صبراً وقتل حجر سنة ثلاث وخمسين

٥٩٧٥/١٥٧٣ ـ حدثنا علي بن حمشاد العدل، ثنا معاذ بن المثنى بن معاذ العنبري، حدثني أبي، ثنا أبي، عن ابن عون، عن نافع قال: لما كان ليالي بعث حجر إلى معاوية جعل الناس يتحيرون ويقولون ما فعل حجر فأتى خبره ابن عمر وهو ٣/٤٦٠ /مختبىء في السوق فأطلق حبوته ووثب وانطلق فجعلت أسمع نحيبه وهو مول.

٥٩٧٦/١٥٧٤ ـ حدثنا أبو علي الحافظ، ثنا الهيثم بن خلف، ثنا أبو كريب، ثنا معاوية بن هشام، عن سفيان، عن أبي إسحاق قال: رأيت حجر بن عدي وهو يقول: ألا إني على بيعتي لا أقيلها ولا أستقيلها سماع الله والناس.

٥٩٧٧/١٥٧٥ ـ حدثنا أبو إسحاق إبراهيم بن محمد بن يحيى، ثنا محمد بن إسحاق الثقفي، ثنا المفضل بن غسان الغلابي، ثنا يحيى بن معين، وهشام، ثنا داود بن عمرو، عن بشر بن عبد الحضرمي قال؛ لما بعث زياد بحجر بن عدي إلى معاوية أمر معاوية بحبسه بمكان يقال له: مرج عذراء ثم استشار الناس فيه قال: فجعلوا يقولون: القتل القتل قال: فقام عبد الله بن زيد بن أسد البجلي فقال: يا أمير المؤمنين أنت راعينا ونحن رعيتك وأنت ركننا ونحن عمادك إن عاقبت قلنا: أصبت وإن عفوت قلنا أحسنت والعفو أقرب للتقوى وكل راع مسؤول عن رعيته قال: فتفرق الناس عن قوله.

٥٩٧٨/١٥٧٦ ـ أخبرني أحمد بن عثمان بن يحيى المقري ببغداد، ثنا عبيد الله بن محمد البريدي، ثنا سليمان بن أبي شيخ، ثنا محمد بن الحسن الشيباني، ثنا أبو مخنف: أن هدبة بن فياض الأعور أمر بقتل حجر بن عدي فمشى إليه بالسيف فارتعدت فرائصه فقال: يا حجر أليس زعمت أنك لا تجزع من الموت فإنا ندعك فقال: ومالي لا أجزع وأنا أرى قبراً محفوراً وكفناً منشوراً وسيفاً مشهوراً وإنني والله لن أقول ما يسخط الرب قال: فقتله وذلك في شعبان سنة احدى وخمسين.

٥٩٧٥ ـ سكت عنه الذهبي في التلخيص.
٥٩٧٦ ـ سكت عنه الذهبي في التلخيص.
٥٩٧٧ ـ حذفه الذهبي من التلخيص.
٥٩٧٨ ـ سكت عنه الذهبي في التلخيص.

اسے اس کے بعد آنے والوں کے لیے عبرت بنادوں گا' اے حجر تیری ماں ہلاک ہو جائے' شام کے کھانے نے تجھے بھیڑیے پر گرا دیا ہے پھر کہنے لگا۔

''خیر خواہی کی بات کو پہنچا دو کہ ادنٰوں کے چرواہے کو رات کے کھانے نے بھیڑیے پر گرا دیا ہے''۔

اور زیاد اپنے خطبہ میں کہنے لگا بلاشبہ امیر المومنین کے یہ یہ حقوق ہیں۔ حجر نے سنگریزوں کی ایک مٹھی لی اور اسے سنگریزے مارنے لگا اور کہنے لگا تو نے جھوٹ بولا ہے تجھ پر اللہ کی لعنت ہو' پس زیاد منبر سے نیچے اتر آیا اور نماز پڑھی پھر محل میں داخل ہو گیا اور حجر کو طلب کیا' کہتے ہیں کہ زیاد نے جب خطبہ دیا تو خطبہ کو لمبا کر دیا اور نماز کو مؤخر کر دیا تو حجر نے اسے کہا نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ تو وہ اپنا خطبہ دیتا رہا اور جب حجر کو نماز کے فوت ہونے کا خدشہ ہوا تو اس نے سنگریزوں کی ایک مٹھی لی اور نماز کا اعلان کیا اور لوگ بھی اس کے ساتھ جوش میں آ گئے' جب زیاد نے یہ صورت حال دیکھی تو اس نے منبر سے اتر کر لوگوں کو نماز پڑھا دی اور جب وہ نماز سے فارغ ہو کر واپس گیا تو اس نے حضرت معاویہؓ کو اس کے معاملے کے بارے میں لکھا اور اس پر بڑا زور دیا۔ حضرت معاویہؓ نے اسے لکھا اسے بیڑیوں میں جکڑ کر میرے پاس لے آؤ' زیاد نے پولیس سپرنٹنڈنٹ شداد بن الہیثم کے مددگاروں کے ساتھ اسے اس کے پاس بھیجا تو اس نے اسے کہا' امیر آپ کو طلب کرتا ہے' اس نے زیاد کے پاس حاضر ہونے سے انکار کیا اور اس کے بچاؤ کے لیے اس کے اصحاب کھڑے ہو گئے' سپرنٹنڈنٹ پولیس نے واپس آ کر زیاد کو حقیقت حال سے آگاہ کیا' زیاد نے قبائل کی جماعتوں کو اٹھایا اور وہ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ساتھ مل کر حجر اور اس کے اصحاب کے پاس گئے اور ان کے درمیان پتھروں اور لاٹھیوں سے جنگ ہوئی اور انہوں نے اس پر قدرت نہ پائی۔ پس اس نے محمد بن الاشعث کو بلایا اور اسے تین ماہ کی مہلت دی اور اس کے ساتھ ایک فوج تیار کی اور وہ سوار ہو کر اس کی تلاش میں گئے اور مسلسل اسے تلاش کرتے رہے حتیٰ کہ وہ اسے زیاد کے پاس لے آئے اور اس کی قوم نے اسے کوئی فائدہ نہ دیا اور نہ ان لوگوں نے اسے کوئی فائدہ دیا جن کے متعلق اس کا خیال تھا کہ وہ اس کی مدد کریں گے' اس موقع پر زیاد نے بیڑیاں ڈال دیں اور اسے دس روز تک قید خانے میں ڈال دیا اور اسے حضرت معاویہؓ کے پاس بھجوا دیا اور اس کے ساتھ ایک جماعت بھی گواہی دینے کے لیے بھیجی کہ اس نے خلیفہ کو گالیاں دی ہیں۔ اور امیر سے جنگ کی ہے اور یہ کہتا ہے کہ امارت صرف آل علیؓ کے ہی مناسب ہے اور اس کے خلاف گواہی دینے والوں میں ستر آدمیوں کے ساتھ ابو بردہ بن موسیٰ' دلال بن [redacted] بن ابی وقاص [redacted] اسماعیل' موسیٰ' بنو طلحہ بن عبید اللہ' المنذر بن زبیر' کثیر بن شہاب' ثابت بن ربعی بھی شامل تھے' کہتے ہیں کہ ان کے بارہ میں قاضی شریحؒ کی شہادت بھی لکھی گئی اور اس نے اس سے انکار کیا اور کہا میں نے تو زیاد سے صرف یہ بات کہی ہے کہ وہ روزہ دار اور عبادت گزار تھا' پھر زیاد نے حجر اور اس کے اصحاب کو وائل بن حجر اور کثیر بن شہاب کے ساتھ شام کی طرف بھیج دیا اور حجر بن عدی بن جبلہ بن کندی کے ساتھ اس کے اصحاب کی ایک جماعت بھی تھی۔ کہتے ہیں کہ وہ بیس آدمی تھے اور بعض کا قول ہے کہ چوبیس آدمی تھے' جن میں ارقم بن عبد اللہ کندی' شریک بن شداد حضرمی' صیفی بن فسیل' قبیصہ بن ضبیعہ بن حرملہ عبسی' کریم بن عفیف نخعی' عاصم بن عوف البجلی' ورقاء بن سمی البجلی' کدام بن حبان' عبد الرحمٰن بن حسان العریان تمیمی' محرز ابن شہاب تمیمی اور عبید اللہ بن حویۃ السعدی التمیمی وغیرہ شامل تھے' یہ اس کے وہ ساتھی تھے جو اس کے ساتھ پہنچے اور وہ انہیں شام لے گئے پھر زیاد نے دو اور

اسے اس کے بعد آنے والوں کے لیے عبرت بنا دوں گا' اے حجر تیری ماں ہلاک ہو جائے' شام کے کھانے نے تجھے بھیڑیے پر گرا دیا ہے پھر کہنے لگا۔

''خیر خواہی کی بات کو پہنچا دو کہ اونٹوں کے چرواہے کو رات کے کھانے نے بھیڑیے پر گرا دیا ہے''۔

اور زیاد اپنے خطبہ میں کہنے لگا بلاشبہ امیر المومنین کے یہ یہ حقوق ہیں۔ حجر نے سنگریزوں کی ایک مٹھی لی اور اسے سنگریزے مارنے لگا اور کہنے لگا تو نے جھوٹ بولا ہے تجھ پر اللہ کی لعنت ہو' پس زیاد منبر سے نیچے اتر آیا اور نماز پڑھی پھر محل میں داخل ہو گیا اور حجر کو طلب کیا' کہتے ہیں کہ زیاد نے جب خطبہ دیا تو خطبہ کو لمبا کر دیا اور نماز کو مؤخر کر دیا تو حجر نے اسے کہا نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ تو وہ اپنا خطبہ دیتا رہا اور جب حجر کو نماز کے فوت ہونے کا خدشہ ہوا تو اس نے سنگریزوں کی ایک مٹھی لی اور نماز کا اعلان کیا اور لوگ بھی اس کے ساتھ جوش میں آ گئے' جب زیاد نے یہ صورت حال دیکھی تو اس نے منبر سے اتر کر لوگوں کو نماز پڑھا دی اور جب وہ نماز سے فارغ ہو کر واپس گیا تو [redacted] کے معاملے کے بارے میں لکھا اور اس پر [redacted] نے اسے لکھا اسے بیڑیوں میں جکڑ کر میرے پاس لے آؤ' زیاد نے پولیس سپرنٹنڈنٹ شداد بن الہیثم کے مددگاروں کے ساتھ اسے اس کے پاس بھیجا تو اس نے اسے کہا' امیر آپ کو طلب کرتا ہے' اس نے زیاد کے پاس حاضر ہونے سے انکار کیا اور اس کے بچاؤ کے لیے اس کے اصحاب کھڑے ہو گئے' سپرنٹنڈنٹ پولیس نے واپس آ کر زیاد کو حقیقت حال سے آگاہ کیا' زیاد نے قبائل کی جماعتوں کو اٹھایا اور وہ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ساتھ مل کر حجر اور اس کے اصحاب کے پاس گئے اور ان کے درمیان پتھروں اور لاٹھیوں سے جنگ ہوئی اور انہوں نے اس پر قدرت نہ پائی۔ پس اس نے محمد بن الاشعث کو بلایا اور اسے تین ماہ کی مہلت دی اور اس کے ساتھ ایک فوج تیار کی [redacted] کے قوم نے اسے کوئی فائدہ نہ دیا اور نہ ان لوگوں نے اسے کوئی فائدہ دیا جن کے متعلق اس کا خیال تھا کہ وہ اس کی مدد کریں گے' اس موقع پر زیاد نے بیڑیاں ڈال دیں اور اسے دس روز تک قید خانے میں ڈال دیا اور اسے حضرت معاویہؓ کے پاس بھجوا دیا اور اس کے ساتھ ایک جماعت بھی گواہی دینے کے لیے بھیجی کہ اس نے خلیفہ کو گالیاں دی ہیں۔ اور امیر سے جنگ کی ہے اور یہ کہتا ہے کہ امارت صرف آل علیؓ کے ہی مناسب ہے اور اس کے خلاف گواہی دینے والوں میں ستر آدمیوں کے ساتھ ابو بردہ بن موسیٰ' دلائل بن حجر' عمرو بن سعد بن ابی وقاص' اسحاق' اسماعیل' موسیٰ' بنو طلحہ بن عبید اللہ' المنذر بن زبیر' کثیر بن شہاب' ثابت بن ربعی بھی شامل تھے' کہتے ہیں کہ ان کے بارہ میں قاضی شریح کی شہادت بھی لکھی گئی اور اس نے اس سے انکار کیا اور کہا میں نے تو زیاد سے صرف یہ بات کہی ہے کہ وہ روزہ دار اور عبادت گزار تھا' پھر زیاد نے حجر اور اس کے اصحاب کو وائل بن حجر اور کثیر بن شہاب کے ساتھ شام کی طرف بھیج دیا اور حجر بن عدی بن جبلہ بن کندی کے ساتھ اس کے اصحاب کی ایک جماعت بھی تھی۔ کہتے ہیں کہ وہ بیس آدمی تھے اور بعض کا قول ہے کہ چوبیس آدمی تھے' جن میں ارقم بن عبد اللہ کندی' شریک بن شداد حضرمی' صیفی بن فسیل' قبیصہ بن ضبیعہ بن حرملہ عبسی' کریم بن عفیف خثعمی' عاصم بن عوف البجلی' ورقاء بن سمی البجلی' کدام بن حبان' عبد الرحمٰن بن حسان العریان تمیمی' محرز ابن شہاب تمیمی اور عبید اللہ بن حویۃ السعدی التمیمی وغیرہ شامل تھے' یہ اس کے وہ ساتھی تھے جو اس کے ساتھ پہنچے اور وہ انہیں شام لے گئے پھر زیاد نے دو اور

لنا الدائرة أم علينا ؟ وأن تكونى ابنة عـ
ونعم الخلف أنا لك بعد أبيك . وقد ر
نضرة عن أبى سعيد ، ومن حديث مجالد
الله ، قال : « إذا رأيتم معاوية على
ـ وهو متروك ـ عن عاصم عن زر عن
صحيحاً لبادر الصحابة إلى فعل ذلك ، لا
عن الحسن البصرى ، قال أيوب : وهو
عن جابر مرفوعاً : « إذا رأيتم معاوية
وقد قال أبو زرعة الدمشقى عن د
من الصحابة منهم أسامة وسعد وجابر
خديج وأبو أمامة وأنس بن مالك ، ورـ
الهدى ، وأوعية العلم ، حضروا من ا
يعرفه غيرهم ، وأخذوا عن رسول الله
منهم المسور بن مخرمة وعبد الرحمن
محيريز ، وفى أشباه لهم لم ينزعوا يدا

أبو الفداء
الحافظ ابن كثير
الدمشقى المتوفى سنة ٧٧٤ هـ

البداية والنهاية

الجزء الثامن

١٤١٣ هـ - ١٩٩٢ م
مكتبة المعارف
بيروت

وقال أبو زرعة عن دحيم عن الـ
للناس غازية تغزو ، حتى كان عام الجماعة فأغزا معاوية أرض الروم ست عشرة غزوة ، تذهب سرية
فى الصيف ويُشَتُّوا بأرض الروم ، ثم تقفل وتعقبها أخرى ، وكان فى جملة من أغزى ابنه يزيد ومعه
خلق من الصحابة ، فجازبهم الخليج ، وقاتلوا أهل القسطنطينية على بابها ، ثم قفل بهم راجعاً إلى
الشام ، وكان آخر ما أوصى به معاوية أن قال : شد خناق الروم . وقال ابن وهب عن يونس عن
الزهرى قال . حج معاوية بالناس فى أيام خلافته مرتين ، وكانت أيامه عشرين سنة إلا شهراً . وقال
أبو بكر بن عياش : حج بالناس معاوية سنة أربع وأربعين ، وسنة خمسين . وقال غيره : سنة إحدى
وخمسين فالله أعلم . وقال الليث بن سعد : حدثنا بكير عن بشر بن سعيد أن سعد بن أبى وقاص قال :
ما رأيت أحداً بعد عثمان أقضى بحق من صاحب هذا الباب ـ يعنى معاوية ـ وقال عبد الرزاق :
حدثنا معمر عن الزهرى عن حميد بن عبد الرحمن ثنا المسور بن مخرمة أنه وفد على معاوية . قال :

(١) لعله قابلوه بدليل قوله فى سياق الكلام : فانه أمين مأمون ، ولا يطعن فى الحديث
و يصح المعنى والله أعلم .

تراثنا

الأخبار الطوال

تأليف

أبي حنيفة

أحمد بن داود الدينوري

(٢٨٢هـ)

تحقيق

عبد المنعم عامر

إدارة إحياء التراث

وزارة الثقافة والإرشاد القومي

مراجعة

الدكتور جمال الدين الشيال

أستاذ التاريخ الإسلامي بكلية الآداب

جامعة الاسكندرية

وزارة الثقافة والإرشاد القومي

الإقليم الجنوبي

الإدارة العامة للثقافة

قالوا : وقد كان معاوية حلّفَ على الكوفة حين شخص منها المغيرة بن شعبة ، فصعد المنبر يوم الجمعة ليخطب فَحَصَبَه حُجْر بن عَدِيّ ، وكان من شيعة عليّ ، في نفر من أصحابه ، فنزل مُسْرِعاً من المنبر ، ودخل قصر الإمارة ، وبعث إلى حُجْر بخمسة آلاف درهم تَرَضّاهُ بها . فقيل للمغيرة : « لِمَ فعلت هذا ، وفيه عليك وَهَنٌ وغَضَاضَة ؟ » فقال : « قد قتلته بها » .

فلما مات المغيرة وجمع معاوية لزياد الكوفة إلى البصرة ، كان يقيم بالبصرة ستة أشهر ، وبالكوفة مثل ذلك ، يخرج في بعض خَرْجاته إلى البصرة ، وخلّف على الكوفة عمرو بن حُرَيْث العَدَوِي ، فصعد عمرو بن حُرَيْث ذات جمعة المنبر ليخطب ، وقعد له حُجْر بن عَدِيّ وأصحابه فَحَصَبُوه[1] ، فنزل من المنبر ، فدخل القصر ، وأغلق بابه .

وكتب إلى زياد يخبره بما صنع حُجْر وأصحابه ، فركب زياد البريد حتى وافى الكوفة ، ودخل المسجد ، وأخرج له سريره من القصر ، فجلس عليه ، فكان أوّل من دخل عليه من أشراف الكوفة محمد بن الأشْعَث بن قَيْس ، فسلّم عليه بالإمرة .

فقال زياد : « لاسلّم الله عليك ، انطلق فأْتِني بابن عمك الساعة » .

قال محمد بن الأشعث : « مالي ولِحُجْر ، إنك لتعلم التَّبَاعُدَ بيننا » .

فقال له جرير بن عبدالله : « أنا آتيك بحُجْر أيها الأمير ، على أن تجعل له الأمان ، وألا تعرض له حتى يلقى معاوية ، فيرى فيه رأيه » . قال : « قد فعلت » .

فأقبل به إلى زياد ، فأمر بحبسه ، وأمر بطلب أصحابه الذين كانوا معه ، فأُتِيَ بهم ، فوجّههم جميعا إلى معاوية مع مائة رجل من الجند ، فأنشأت أم[2] حُجْر تقول :

ترفّعْ أيُّهَا القَمَرُ المُنِيرُ ... تَرَفَّعْ هَلْ تَرَى حُجْرًا يَسِيرُ

أَلَا يَاحُجْرُ حجرُ بنى عَدِيّ ... تَلَقّتْكَ البِشَارَةُ وَالسُّرُورُ

وَإِنْ تَهْلَكْ فَكُلُّ عَمِيدِ قَوْمٍ ... مِنَ الدُّنْيَا إِلَى هُلْكٍ يَصِيرُ

(١) رموه بالحصباء ، الحجارة والحصى

(٢) وقيل : ابنته هي التي قالت الأبيات (في نسخة أخرى).

كتاب جمل من أنساب الأشراف

صنفه

الإمام أحمد بن يحيى بن جابر

البلاذري

المتوفى ٢٧٩هـ/٨٩٢م

الجزء الثالث

أخبار علي بن أبي طالب وأبنائه عليهم السلام

حققه وقدم له

الأستاذ الدكتور سهيل زكار — الدكتور رياض زركلي

بإشراف

مكتب البحوث والدراسات

في

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

كتاب الله وسنة نبيه، فقال: لاشرط لك، قال: وأنت أيضاً فلا بيعة لك.

ثم قال معاوية: إذن فبايع فما خير شيء ليس فيه كتاب الله وسنة نبيه، فبايعه. وكندة تقول إن الذي قال هذا القول سعيد بن الأسود بن جبلة الكندي.

قالوا: ثم قام معاوية فخطب الناس فقال في خطبته: ألا إني شرطتُ في الفتنة شروطاً أردتُ بها الألفة ووضع الحرب، ألا وإنها تحت قدمي، فقال المسيب بن نجبة الفزاري للحسن: بايعت معاوية ومعك أربعون ألفاً ولم تأخذ لنفسك منه ثقة، قد سمعت كلامه والله ماأراد بما قال غيرك.

وقام سفيان بن ليل إلى الحسن فقال له: يامُذِلّ المؤمنين، وعاتبه حِجْر ابن عدي الكندي وقال: سودت وجوه المؤمنين، فقال له الحسن: ماكل أحد يحب ماتحب، ولا رأيه كرأيك، وإنما فعلت مافعلت إبقاء عليكم.

ويقال إنه قال له: سمعت أبي يقول: يلي هذا الأمر رجل واسع البلعوم كثير الطعم، وهو معاوية، ثم إن الحسن شخص إلى المدينة وشيّعه معاوية إلى قنطرة الحيرة.

وخرج على معاوية خارجي فبعث إلى الحسن من لحقه بكتاب يأمره فيه أن يرجع فيقاتل الخارجي وهو ابن الحوساء الطائي، فقال الحسن: تركت قتالك وهو لي حلال لصلاح الأمة وألفتهم، افتراني أقاتل معك؟ وكان لحاقه إياه بالقادسية.

قالوا: وخطب معاوية أيضاً بالنخيلة فقال: إني نظرتُ فعلمت أنه لايصلح الناس إلا ثلاث خصال: إتيان العدو في بلاده فإنكم إن لم تأتوه أتاكم، وهذا العطاء والرزق أن يقسم في أيامه، وأن يقيم البعث القريب

كتاب جمل من أنساب الأشراف

صنفه

الإمام أحمد بن يحيى بن جابر

البلاذري

المتوفى ٢٧٩هـ/٨٩٢م

الجزء الثالث

أخبار علي بن أبي طالب وأبنائه عليهم السلام

حققه وقدم له

الأستاذ الدكتور سهيل زكار — الدكتور رياض زركلي

بإشراف

مكتب البحوث والدراسات

في

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

حياً فإن يهلك نظرنا ونظرتم ، فانصرفوا عنه فلم يكن شيء أحبُ إليهم وإلىٰ الشيعة من هلاك معاوية ؛ وهم يأخذون أعطيتهم ويغزون مغازيهم .

قالوا : وشخص محمد بن بشر الهمداني وسفيان بن ليلى الهمداني إلىٰ الحسن وعنده الشيعة الذين قدموا عليه أولاً فقال له سفيان كما قال له بالعراق : السلام عليك يا أمير المؤمنين . فقال له : إجلس لله أبوك . والله لو سرنا إلى معاوية بالجبال والشجر ما كان إلا الذي قُضي .

ثم أتيا الحسين فقال : ليكن كل أمري منكم حلساً من أحلاس بيته مادام هذا الرجل حياً ، فإن يهلك وأنتم أحياء رجونا أن يخير الله لنا ويؤتينا رشدنا ولا يكلنا إلى أنفسنا فـ﴿إن الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون﴾[1] .

قالوا : وكان حجر بن عدي أول من ذمّ الحسن علىٰ الصلح ، وقال له قبل خروجه من الكوفة : خرجنا من العدل ودخلنا في الجور ، وتركنا الحق الذي كنا عليه ، ودخلنا في الباطل الذي كنا نذمه ، وأعطينا الدَّنِيَّة ورضينا بالخسيسة وطلب القوم أمراً ، وطلبنا أمراً ، فرجعوا بما أحبوا مسرورين ، ورجعنا بما كرهنا راغمين .

فقال له : يا حجر ، ليس كل الناس يحب ما أحببتَ ، إني قد بَلَوْتُ الناس فلو كانوا مثلك في نيتك وبصيرتك لأقدمتُ .

وأتىٰ الحسين فقال له : يا أبا عبد الله شريتم العز بالذل ، وقبلتم القليل بترك الكثير ، أطِعْني اليوم وَاعْصَني سائر الدهر ، دع رأي الحسن واجمع شيعتك ، ثم ادْعُ قيس بن سعد بن عبادة وابعثه في الرجال ، وأخرج

١ ـ سورة النحل ـ الآية : ١٢٨ .